قواعد وضوابط

برائے

مدارس ملحقہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ریکارڈ میں محفوظ دینی مدارس کے نظام زندگی، نظام تعلیم وتربیت، اساتذہ وطلبہ کے فرائض سے متعلق اکابر علماء کے مرتب کردہ قواعد وضوابط کی یہ گراں قدر سوغات پیش خدمت ہے، یہ قواعد مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ نے وفاق المدارس سے ملحقہ مدارس کے لیے مرتب کیے تھے، ان قواعد کی ضرورت واہمیت اور افادیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے مرتب کرنے والوں میں استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ، شیخ التفسیر مولانا شمس الحق افغانی صاحب، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، متکلم اسلام حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہم اللہ جیسے اساطین علم شامل تھے، ان بزرگوں نے اپنے وسیع علم، عمیق مطالعہ اور طویل تجربات کی روشنی میں باہمی بحث و مباحثے اور صلاح ومشورے کے بعد ان قواعد کو مرتب کیا، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ریکارڈ میں محفوظ اکابر علماء کے غیر مطبوعہ ارشادات و ہدایات کو قارئین سہ ماہی "وفاق" کی خدمت میں ان شاء اللہ وقتاً فوقتاً پیش کیا جائے گا، زیر نظر مضمون اس کا پہلا تحفہ ہے جو "وفاق" کی اس اول اشاعت میں شامل کیا جارہا ہے، ہر ضابطہ کو اولاً متن کی صورت میں لکھا گیا اور پھر "توضیح" کے عنوان سے اس ضابطے کی ضرورت واہمیت اور خوبیوں کی وضاحت کی گئی ہے، یہ قواعد اگرچہ سنہ 1961ء اور سنہ 1962ء میں مرتب کیے گئے اور اب ان میں بہت سے قواعد نافذ العمل اور بعض متروک العمل ہیں تاہم امید ہے کہ ملک میں پھیلے ہوئے ہزاروں مدارس کے ارباب نظم واہتمام ان کا بغور مطالعہ فرما کر فائدہ اٹھائیں گے۔ (مدیر)

داخلہ

تصدیق نامہ (سرٹیفکیٹ): تمام مدارس ملحقہ وفاق میں داخلہ اور اخراج بذریعہ تصدیق نامہ (سرٹیفکیٹ) ہوگا

توضیح: یعنی اگر کوئی طالب علم ایک وفاق سے ملحق مدرسہ کو چھوڑ کر دوسرے وفاق سے ملحق مدرسہ میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے مدرسہ کو درخواست دے کہ میں فلاں وجوہ کی بنا پر مدرسہ چھوڑنا چاہتا ہوں، مجھے تصدیق نامہ (سرٹیفکیٹ) اور مدرسہ چھوڑنے کی اجازت دے دی جائے۔ مہتمم مدرسہ کو چاہیے کہ اختتام سال پر یعنی سالانہ امتحان کے بعد بغیر کسی وجہ کے دریافت کیے ہوئے وفاق کی جانب سے تجویز کردہ تصدیق نامہ دے دیں، لیکن اگر درمیان سال میں یعنی تعلیم شروع ہونے کے بعد مدرسہ چھوڑنا چاہے تو اس سے مدرسہ چھوڑنے کی وجوہ دریافت کریں اور اس کا تحریری بیان لے کر تصدیق نامہ کے ساتھ منسلک کردیں، نیز دیانت داری کے ساتھ اپنی رائے بھی ثبت کردیں، دوسرے مدرسہ والے (جس میں طالب علم داخل ہونا چاہتا ہے) اگر وہ آغاز سال میں داخل ہوتا ہے تو جس درجہ کا وہ امتحان پاس کرکے آیا ہے، بغیر امتحانِ داخلہ لیے اگلے درجے میں داخل کرسکتے ہیں بشرطیکہ طالب علم کی استعداد پر ناظم امتحان داخلہ کو اطمینان ہو ورنہ داخلے کا امتحان لے سکتے ہیں، اور اگر درمیانِ سال میں آتا ہے اور

سابق مدرسہ چھوڑنے کے وجوہ معقول ہیں اور تعلیم کے تسلسل میں انقطاع نہیں واقع ہوا تو بغیر امتحانِ داخلہ اسی درجے میں داخل کر سکتے ہیں جس میں وہ پہلے مدرسے میں پڑھ رہا تھا، لیکن اگر وجوہ کچھ معقول نہیں ہیں یا تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے تو امتحانِ داخلہ لے کر جس درجے کا وہ اہل ہو، اس میں داخل کریں بشرطیکہ اس کی اخلاقی حالت پر مطمئن ہوں، غرض نہ کتابیں ناقص اور سال کی تعلیم ادھوری رہنی چاہیے اور نہ کسی بد اخلاق اور بد کردار طالب علم کو داخل کرنا چاہیے۔

اگر طالب علم کسی ایسے مدرسے سے آتا ہے جو وفاق سے ملحق نہیں اور تصدیق نامے کا اس میں رواج نہیں تو بہر صورت امتحان داخلہ لے کر اور حتی الامکان عملی اور اخلاقی حالت سے مطمئن ہو کر داخل کریں۔

تنبیہ : (1) تصدیق نامہ کی پابندی مدارسِ عربیہ میں بالکل نئی چیز ہے لیکن غایت درجہ مفید ہے اس لیے اس کو رواج دینے کے لیے ابتداء میں مدارس کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانی چاہیے اور خندہ پیشانی تصدیق نامہ دے دینا چاہیے اور دوسرے مدرسہ والوں کو بسہولت اسے قبول کر لینا چاہیے تاکہ طلبہ متوحش نہ ہوں۔

(2) اگر کوئی مدرسہ تصدیق نامے سے اجتناب کرے تو طلبہ صدر وفاق سے اپیل کریں۔

(2) ایام داخلہ

تمام مدارس ملحقہ وفاق میں 6 تا 20 شوال داخلہ ہوتا رہے گا مگر 15 شوال سے تعلیم شروع ہو جائے گی الا یہ کہ کوئی مدرسہ داخلہ کا انتظام اس سے قبل کر سکے۔

توضیح : مدارس عربیہ میں ایک مضرت رساں رسم یہ جاری ہو گئی ہے کہ داخلہ سارا سال کھلا رہتا ہے اور طلبہ درمیانِ سال میں بھی آتے اور داخل ہوتے رہتے ہیں، ظاہر ہے ایسے طلبہ کی کتابیں ناقص اور تعلیم ادھوری رہتی ہے اگرچہ سالانہ امتحان میں پاس بھی ہو جائیں۔ وفاق نے اسی رسمِ بد کو مٹانے کے لیے عربی مدارس میں داخلہ کا زمانہ محدود و معین کیا ہے مگر یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا، جب تک کہ مدارس ملحقہ تکثیر سواد اور تعداد طلبہ کی پروا کیے بغیر سختی کے ساتھ اس کی پابندی نہ کریں۔ طلبہ چونکہ اسی رسمِ بد کے عادی ہیں، سال دو سال یقیناً حسب عادت بعد میں آتے رہیں گے اور منتظمین کا دل ان کو واپس کرتے ہوئے ٹوٹے گا، لیکن یہی آزمائش کا مرحلہ ہے۔ اگر مدارس ملحقہ سختی کے ساتھ اس پابندی پر قائم رہے تو ان شاء اللہ بہت جلد طلبہ عادی ہو جائیں گے اور مطلوبہ کثرت سواد ہر مدرسہ کو حسب حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ بالفعل طلبہ کو متنبہ کرنے کے لیے مذکورہ ذیل تدابیر اختیار کی جائیں۔

(الف) وفاق خود اوائل شوال میں زیادہ سے زیادہ اخبارات و رسائل میں اس کی اشاعت مختلف عنوانات سے کرے گا۔

(ب) ہر مدرسہ کے منتظمین مدرسہ کھلنے سے پہلے جلی قلم سے لکھے ہوئے اعلانات مدرسہ میں چسپاں کرا دیں۔

(ج) اپنے علاقے کے اخبارات و رسائل میں اپنے مدرسے کے نام سے داخلے کی تاریخوں کا اعلان کریں، نیز یہ کہ ان تاریخوں کے بعد داخلہ نہ ہوگا۔

تنبیہ : بعض ناگزیر حالات و اسباب ایسے آجاتے ہیں کہ طالب علم کوشش کے باوجود وقت پر نہیں پہنچ پاتا، اس کے کانوں تک یہ نیا قاعدہ نہیں پہنچتا اور وہ بعد میں آتا ہے ایسی صورت میں مناسب تنبیہ کے بعد تسامح سے کام لیں، غرض اس رسمِ بد کو مٹانا جس تدبیر سے بھی ممکن ہو ہم سب کا فرض ہے۔

(3) امتحان داخلہ

درس نظامی کے ہر درجہ میں داخلہ بذریعہ امتحان ہوگا اور اس طالب کو داخل کیا جائے گا جو اردو، فارسی یا عربی میں سے کسی ایک زبان میں امتحان دے سکتا ہو اور خود لکھ سکتا ہو اور جو طالب علم پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہو مگر لکھنا نہ جانتا ہو تو مدرسہ کو اگر اطمینان ہو جائے کہ وہ سال پورا ہونے تک اس قابل ہو جائے گا کہ عربی، اردو یا فارسی میں کماحقہ اظہار مافی الضمیر (بصورت تحریر) کر سکے تو نصاب کے مقرر کردہ درجات میں (وہ جس درجہ کے قابل ہو) اس کو داخلہ مل جائے گا۔

توضیح: (الف) بد قسمتی سے مدارس عربیہ کے موجودہ طلبہ عموماً صرف پڑھنے ہی سے سروکار رکھتے ہیں، لکھنے سے انہیں کوئی واسطہ نہیں ہوتا اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ میزان سے لے کر بخاری شریف تک مدرسہ ان سے پڑھنے ہی پڑھنے کے لیے کہتا ہے لکھنے کو کبھی کہتا ہی نہیں۔ بہت تیر مارا تو سال میں تین مرتبہ ان سے تحریری امتحان لے لیا وہ بھی بعض کتابوں اور چند مقامات کا چند مدارس میں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج دورۂ حدیث شریف کے منتہی طلبہ بھی فارم داخلہ امتحان پر قلم سے دستخط کرنے کے بجائے انگوٹھا کا نشان لگانے پر مجبور ہوتے ہیں! ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ رسوا کن عیب اس زمانے میں اور کوئی نہیں ہو سکتا، اس لیے وفاق نے روز اول سے ہی اس عیب کے ازالہ کی یہ تدبیر کی ہے کہ امتحان داخلہ ہی میں قدرت تحریر کی شرط لگادی۔ اب مدارس کے ناظمین امتحان داخلہ کا فرض ہے کہ وہ تمام درجوں کے امتحان کے وقت داخلہ میں تقریر کے ساتھ تحریر کا بھی امتحان ضرور لیں، اس کے بغیر ہرگز کسی طالب علم کو داخل نہ کریں، نہ ہی اس بارے میں ذرہ برابر تسامح یا تغافل سے کام لیں اور جو طلبہ عجز تحریر یا بد خطی کے مرض میں مبتلا ہوں ان کے لیے درجہ تجویز کرنے سے پہلے مشقِ تحریر اور خوش خطی سکھانے کے لیے بھی ٹائم ٹیبل میں مستقل وقت اور مستقل استاد کا انتظام کریں اور اعلان کر دیں کہ سہ ماہی ششماہی اور سالانہ امتحانات تحریری ہوں گے اور جو طالب علم بصورت تحریر اظہار مافی الضمیر پر قادر نہ ہوگا یا اس قدر بد خط ہوگا کہ اس کی تحریر کو پڑھنے کے لیے اسی کو بلانا پڑے تو اس کی امداد اس وقت تک کے لیے بند کر دی جائے گی جب تک وہ اس عیب کا ازالہ نہ کرے گا۔

(ب) عام طور پر طلبہ مختلف مدارس میں یا اساتذہ کے پاس بے ترتیب کتابیں پڑھ کر آتے ہیں مثلاً صرف و نحو میں تو شرح جامی، شافیہ اور عبد الغفور تک پڑھا ہوتا ہے اور ادب یا منطق میں بالکل کورے ہوتے ہیں، نفحۃ العرب یا مرقات تک بھی نہیں پڑھی ہوتی، ایسے ناقص الاستعداد طلبہ درجہ بندی کی راہ میں سخت مصیبت بن جاتے ہیں اس لیے امتحان داخلہ کے ممتحن کو چاہیے کہ وہ جدید طلبہ کا امتحان داخلہ درجہ بندی کے اعتبار سے لیں، جس درجے کی کتابیں اس نے پوری پڑھی ہوں اسی میں امتحان لیں اور بصورت کامیابی و اہلیت اگلے درجے میں داخل کریں ورنہ اسی درجے میں یا جس درجے کے وہ قابل ہو اس میں لوٹا دیں۔ اگرچہ اس صورت میں اس کو بعض کتابیں دوبارہ بھی پڑھنی پڑیں اور مجوزہ نصاب اور اس کی درجہ بندی کو کسی قیمت پر بھی نہ ٹوٹنے دیں اور اس سلسلے میں ہرگز کسی سفارش کو نہ سنیں اور مطلق مراعات یا تساہل نہ برتیں اور یاد رکھیں کہ اگر کسی درجے میں ایک بھی ناقص الاستعداد طالب علم داخل ہو گیا تو وہ ہمیشہ دردسری کا باعث بنے گا۔

(ج) ناظمِ امتحانِ داخلہ جدید طلبہ کے داخلے کے وقت صرف ان کی علمی استعداد اور اہلیت درجہ ہی کو نہ دیکھیں بلکہ سابقہ زندگی سے متعلق مختلف سوالات اور گفتگو کے ذریعے اس بات کا بھی پتہ چلائیں کہ اس کا مقصدِ تحصیل علم ہے یا وقت گزاری اور ذریعہ معاش پیدا کرنا، اس لیے کہ بد قسمتی سے اس زمانے میں بعض لوگوں نے طالب علمی کو بھی ایک پیشہ بنالیا ہے، خصوصاً بڑے شہروں اور ایسے مدرسوں میں جہاں گراں قدر وظائف ملتے ہیں یا قیام و طعام کے انتظامات بہتر اور آسائش طلبہ کا انتظام زیادہ ہے یا طالب علمی کے نام سے شہر میں مختلف مالی وسائل آسانی سے میسر آتے ہیں۔ بسا اوقات طالب علم گھر سے بھاگ کر یا کوئی جرم کر کے دور دراز شہروں کے مدارس میں داخل ہو کر طالب علمی کے پردے میں روپوشی اختیار کرنا چاہتا ہے، اسی

طرح بعض فاسد العقیدہ گمراہ فرقہ کے افراد اپنے مسلک اور عقائد کو چھپا کر کسی مشہور مستند مدرسہ سے سند فراغت حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہوتے اور پڑھتے ہیں۔ طالب علم کی صورت و شکل، اوضاع و اطوار اور لباس وغیرہ بھی اس کے اخلاق و اعمال اور نیت و ارادہ کی غمازی کرتے ہیں، لہٰذا ناظمِ امتحان داخلہ کو ان تمام امور کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے، اس لیے کہ کسی بد عقیدہ، بد اطوار، بد کردار اور پیشہ ور طالب کا وجود مدرسہ اور اساتذہ کے لیے یقیناً باعثِ ننگ و عار ہے اور ایسے طالب علم کو داخل کر لینے کے بعد نکالنا بہت دشوار ہوتا ہے۔

(ہ) یہ امتحان داخلہ ان طلبہ سے لازماً لیا جائے گا جنہوں نے اس سے قبل کسی وفاق سے ملحق مدرسہ میں نہ پڑھا ہو۔ اور جو طلبہ اس سے قبل کسی وفاق سے ملحق مدرسہ میں پڑھتے رہے ہیں اور وہاں سے تصدیق نامہ (سرٹیفکیٹ) لے کر آتے ہیں ان کو امتحان داخلہ سے مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ سابق مدرسہ کے امتحانات میں کامیاب ہوں اور درجے کی کتابیں پوری پڑھی ہوں اور تعلیم کا سلسلہ درمیان میں منقطع نہ ہوا ہو، اس کے باوجود بھی اگر ناظمین امتحانِ داخلہ چاہیں تو عبارت صحیح پڑھنے کی قدرت اور کتابیں یاد ہونے کا حال معلوم کرنے کے لیے کسی ایک یا دو کتاب میں تقریری امتحان لے سکتے ہیں یا قدرتِ حال معلوم کرنے کے لیے تحریر کا امتحان لے سکتے ہیں۔

(4) فارمِ داخلہ

> تمام وفاق سے ملحق مدارس میں داخلہ بذریعہ فارم داخلہ ہوگا، جو ایک ہی قسم کا فارم ہوگا جس میں مقامی حالات کے مطابق مہتمم مدرسہ کی جانب سے عائد کردہ شرائط کا بھی ایک خانہ ہوگا۔

توضیح: الف) وفاق کا اصل مقصد تمام مدارس ملحقہ میں ایک وحدت اور ہم آہنگی پیدا کرنا ہے جس کا سب سے پہلا مظہر فارم داخلہ کی وحدت ہے، اس لیے وفاق سے ملحق ہر مدرسہ کا فرض ہے کہ وہ مرسلہ نمونے کے مطابق فارم استعمال کرے۔

(ب) چونکہ طلبہ کو عربی زبان کا عادی بنانا ہے اس لیے فوقانی اور وسطانی درجوں کے لیے فارم داخلہ بھی عربی میں ترتیب دیا گیا ہے۔ یقیناً ابتداءً میں طلبہ کو سمجھنے سمجھانے کی ضرورت پیش آئے گی، اس زحمت کو گوارا کریں۔ آسانی کے لیے فارم کا اردو ترجمہ کر کے چسپاں کرا دیں۔ اسی طرح عام اعلانات بھی مدرسے کی جانب سے عربی میں کیے جائیں تاکہ طلبہ عربی سے مانوس ہوں۔ یہ فارم خود طالب علم سے بھروائیں، دوسرے سے ہرگز نہ لکھوانے دیں تاکہ قدرت تحریر اور خوش خطی یا بد خطی کا حال شروع ہی سے معلوم ہو جائے۔ یہ فارم داخلہ وفاق نے چھپوا لیے ہیں، طلب فرمائیں۔

(5) آغازِ تعلیم

> تمام مدارس ملحقہ میں 15 شوال سے تعلیم لازماً شروع ہو جائے۔

توضیح: مدارس عربیہ میں عموماً شوال کا پورا مہینہ داخلہ اور تجویز و تقسیم اسباق میں گزر جاتا ہے، بیرونی مدرسین بھی اسی تساہل پسندی کی وجہ سے دیر سے آتے ہیں۔ اسی طرح ماہ ذی الحجہ میں تعطیلات عید الاضحیٰ کے بارے میں سہل گیری کی بنا پر عموماً دو ہفتے ضرور ضائع ہو جاتے ہیں، اسی کا نتیجہ ہے کہ پہلی سہ ماہی تین ماہ کی بجائے ڈیڑھ ماہ کی رہ جاتی ہے اور کتابیں مقررہ مقدار سے بہت کم پڑھائی گئی ہوتی ہیں، اس کا نقصان آخر سال میں محسوس ہوتا ہے کہ درجہ کی کتابیں پوری نہیں ہوتی اور تعلیم ناقص رہ جاتی ہے۔ اس نقص کے ازالے کے لیے وفاق نے یہ پابندی عائد کی ہے کہ 15 شوال سے ہر مدرسہ میں تعلیم ضرور شروع ہو جائے، اس پابندی پر عمل کرنے کے لیے لازمی ہے کہ بیرونی مدرسین اور طلبہ 10 شوال تک ضرور واپس آجائیں اور 12 شوال کو اسباق تقسیم کر دیے جائیں اور 13، 14 شوال کو مدرسین و طلبہ کو کتابیں دے دی جائیں۔ جدید طلبہ کا داخلہ 20 شوال تک جاری رہے۔ جو

مدرسین امتحان داخلہ لینے میں مصروف ہوں وہ بھی ایک دو سبق شروع کرادیں اور داخلہ کا کام بھی کرتے رہے۔ اس طریق پر ہر درجے میں طلبہ کی تعداد کا حال بھی معلوم ہو جائے گا، جن درجوں میں تعداد طلبہ کم ہو ان میں داخلہ جاری رکھیں باقی میں بند کر دیں۔

اس پروگرام پر عمل کیے بغیر کبھی تعلیم وقت پر شروع نہیں ہو سکتی، اس لیے ہر مدرسہ اور اس کے منتظمین و مدرسین کا اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(6) اخراج

شرائط داخلہ اور قواعد و ضوابط مدرسہ کی خلاف ورزی، مکرر خلاف ورزی کی آخری سزا اخراج ہو سکتی ہے!

توضیح: وفاق اور اس سے ملحق مدارس کے تمام تر قواعد اور ضوابط اور ان کی پابندی کو لازمی قرار دینے کا اصلی مقصد طلبہ کے عیوب اور نقائص کا ازالہ اور بے راہ روی کی اصلاح ہے اور یہ مدرسہ میں رکھ کر ہی ممکن ہے نہ کہ نکال کر، ایسی صورت میں اخراج صرف اس طالب علم کا کیا جائے جس کا ضرر متعدی ہو اور اس کی صحبت سے دوسرے طلبہ کے بگڑنے کا اندیشہ ہو۔ اگر یہ صورت نہ ہو تو نقائص و عیوب کے ازالہ اور اصلاح کے لیے اخراج کے علاوہ اور دوسری عقوبتوں سے کام لینا چاہیے، مثلاً جماعت میں کھڑا کر دینا، کان پکڑوانا، مدرسہ کے بورڈ پر جرم اور مجرم کا نام لکھ کر تشہیر و تفضیح کرنا، امداد مدرسہ کلاً یا بعضاً بند کر دینا، امتحان یا درجے سے وقتی طور پر نکال دینا، سند نہ دینا وغیرہ۔ مگر جملہ عقوبات محدود اور وقتی ہونی چاہئیں اور مصلحانہ انداز میں نہ کہ معاندانہ اور منتقمانہ انداز میں کہ یہ مصلحین کی شان سے بعید ہے۔

مخرج طلبہ عموماً سرٹیفکیٹ نہیں لیتے، ایسی صورت میں وفاق سے ملحق مدارس اور دفتر وفاق کو اطلاع دینی ضروری ہے، تاکہ کوئی بھی ملحق مدرسہ ایسے طلبہ کو داخل نہ کرے اس سے اخراج کی اہمیت اور خوف و اندیشہ بھی بہت بڑھ جاتا ہے، اس لیے اس معاملے میں تساہل و تغافل ہرگز اختیار نہ کرنا چاہیے اور ایسے طلبہ کے نام، ولدیت، سکونت اور ضروری تفصیلات سے کم از کم دفتر وفاق کو ضرور آگاہ کر دینا چاہیے۔ اگر کوئی طالب علم اخراج کی صورت میں سرٹیفکیٹ مانگے تو دے دینا چاہیے۔ مگر اس جرم اور اخراج کی ضرور تصریح کر دینی چاہیے تاکہ دوسرے مدرسہ والے واقف ہو جائیں۔

(7) نظام تعلیم

ہر وفاق سے ملحق مدرسہ میں درجہ بندی لازمی ہو گی، جو کتب جس درجے میں وفاق کی مجلس عاملہ کی طرف سے مقرر کر دی جائیں گی وہ اس درجے کے طالب علم کو لازماً پڑھنی ہوں گی۔ اس میں کسی قسم کی رعایت نہ ہو سکے گی۔ سال تعلیم کے اختتام پر سب کتابوں کا امتحان دینا ہو گا۔

توضیح: عام طور پر مدارس عربیہ میں طالب علم کی خواہش کے مطابق کیف ما اتفق اسباق تجویز کر دیے جاتے ہیں اور تکمیل استعداد کا خیال مطلق نہیں رکھا جاتا، صرف اس خوف سے کہ طالب علم چلا جائے گا اور ہمارے مدرسے میں داخل نہ ہو گا یا اگر کسی جماعت کے مطالبے کو نہ مانا اور مطلوبہ سبق شروع نہ کرایا یا جس سبق کو وہ پڑھنا نہیں چاہتے اس کو نہ چھڑایا اور پڑھنے پر مجبور کیا تو پوری جماعت مدرسہ چھوڑ دے گی، یہ مدارس عربیہ کی شرمناک کمزوری ہے، اسی کا نتیجہ ہے کہ ایسے طلبہ بھی دورۂ حدیث شریف میں داخل کر لیے جاتے ہیں اور ختم سال پر ان کو سند فراغت دے دی جاتی ہے جنہیں ضروری علوم و فنون کی ابتدائی کتابوں پر بھی عبور حاصل نہیں ہوتا! سہ سالہ امتحان وفاق کے فارم داخلہ دیکھیے، عقائد، کلام، فرائض، منطق، ادب عربی سے کورے طالب علم دورۂ حدیث شریف کے امتحان میں بٹھا دیے جاتے ہیں، جو طالب علم داخلہ کے وقت مشکوٰۃ، جلالین، ہدایہ اولین

کا امتحان دے دیتا ہے اسے دورۂ حدیث میں داخل کر لیا جاتا ہے غرض فی زمانہ مدارس عربیہ میں علمی استعداد کے انحطاط اور سقوط کا بڑا سبب درجہ بندی کی پابندی کو بالائے طاق رکھ دینا ہے، اس لیے وفاق سختی کے ساتھ مدارس اور ان کے طلبہ کو درجہ بندی کا پابند بنانا چاہتا ہے، اسی لیے فارم داخلہ میں ہر علم و فن میں پڑھی ہوئی کتابوں کو معلوم کیا گیا ہے کہ ناواقفیت کی بنا پر ضروری علوم و فنون میں طالب علم کی استعداد ناقص نہ رہ جائے۔ بہر حال اساتذہ آغاز سال میں ہر درجے کے اسباق وفاق کے مقرر کردہ نصاب اور درجہ بندی کے اصول کے تحت تجویز کریں اور اسی کے مطابق نظام الاوقات بنائیں، تاکہ یہ مطلق العنانی اور بے راہ روی ختم ہو، مدارس، علماء اور طلبہ ہدف طعن و تشنیع نہ بنیں اور نااہل لوگوں کے ہاتھوں سے وفاق اور مدارس عربیہ کی سندیں محفوظ رہیں۔

(8) اساتذہ و تقسیم اسباق

وفاق سے ملحق ہر مدرسہ میں مدرسین قابل رکھے جائیں نیز آغاز سال میں تقسیم کتب کے وقت اساتذہ کی قابلیت اور ان کتب کے ساتھ خصوصی مناسبت کا خیال رکھا جائے جو ان کو برائے درس دی جائیں۔

توضیح: یہ قاعدہ و ضابطہ نہ صرف طلبہ کے حق میں مفید ہے، بلکہ لائق و آزمودہ کار اساتذہ کا اجتماع مدرسہ کی بھی شہرت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اور طلبہ اطراف و اکناف سے شدر حال کر کے پروانوں کی طرح جوق در جوق آتے ہیں اور مدرسے میں داخل ہوتے ہیں، خاص کر جب کہ "لکل فن رجال" کے مصداق ہر صاحب فن استاذ کو اس کے فن کی کتاب پڑھانے کے لیے دی جائے۔ اس ضابطہ کی پابندی میں تو ارباب مدارس کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔

(9) تعلیم کی نگرانی

حضرات مدرسین کی تعلیم کی کماً و کیفاً نگرانی کی جائے تاکہ تعلیمی سال کے اختتام پر نصاب کے مطابق تعلیم پوری ہو سکے اور طلبہ کو ہر لحاظ سے فائدہ پہنچ سکے۔

توضیح: (الف) عام طور پر مدرسین ابتداء سال میں لمبی لمبی تقریریں کیا کرتے ہیں اور نفس کتاب کی عبارت حل کرنے اور اصل مسائلِ فن طلبہ کو ذہن نشین کرانے کے بجائے نہ صرف حواشی و شروح کے مفید مضامین، بلکہ لایعنی قیل و قال کی الجھنوں میں طلبہ کے ذہنوں کو ماؤف کر دیتے ہیں، اگر کوئی طالب علم کچھ بولتا ہے تو الزامی جوابات دے کر اسے خاموش کر دیتے ہیں اور اسی کو اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ابتدائی مہینوں میں کتاب کے چند ورق سے زیادہ نہیں ہوتے اور آخر میں جب سال ختم ہونے لگتا ہے تو ایسی تیز رفتاری اختیار کرتے ہیں کہ کتاب کی بس تلاوت ہی باقی رہ جاتی ہے، اس لیے کہ اگر ایسا نہ کریں تو کتاب ختم نہ ہو، اور اگر شہرۂ آفاق صاحب فن استاد ہوتے ہیں تو وہ داد تحقیق دینے اور فن کا حق ادا کرنے کے سامنے کتاب ختم کرانے کی پرواہ ہی نہیں کرتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کتاب کے اہم ترین مسائل و مباحث اس بے اعتدالی کی بنا پر بے پڑھے رہ جاتے ہیں جو بسا اوقات فن کی دوسری کتابوں میں یا آتے ہی ہیں یا اس تفصیل کے ساتھ نہیں آتے جیسے زیر درس کتاب میں ہوتے ہیں۔

یہ ایک ایسا نقص ہے کہ اگر اس کا ازالہ نہ کیا جائے تو تعلیم کا ادھورا اور طلبہ کی استعداد کا ناقص رہ جانا یقینی ہے، اس کے ازالے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر مدرسے میں مقدار خواندگی ماہانہ درج کرنے کا ایک رجسٹر رکھا جائے اور مہتمم یا صدر مدرس ہر ماہ کی آخری تاریخ کو پابندی کے ساتھ وہ رجسٹر ہر استاد کے پاس بھیجیں اور ہر کتاب کی اس ماہ کی مقدار خواندگی بقید صفحات خود ان سے درج کرائیں، اس تدبیر سے خود مدرس کو بھی اپنی کوتاہی کا احساس ہوگا

اور ناظم تعلیمات کو بھی رفتار درس کا پتہ چلتا رہے گا اور سست رفتاری کا تدارک کر سکے گا اور دونوں کی توجہ اور کوشش سے کتاب ختم یا بقدر نصاب ضرور پوری ہو جائے گی۔

یہ تو مقدارِ تعلیم کی نگرانی کی صورت ہے۔ کیفیت تعلیم کا حال معلوم کرنے اور کوتاہی کا ازالہ کرنے کی تدبیر اس کے سوا نہیں کہ مہتمم یا صدر مدرس وقتاً فوقتاً بلا استثنیٰ ہر مدرس کے درس میں بدونِ اطلاع جا کر بیٹھیں یا اس کی بے خبری میں غیر محسوس طریقے پر سبق سنیں اور اس کے بعد تنہائی میں مدرس کو بلا کر اس کی کوتاہیوں پر اس کو اس طرح متنبہ فرمائیں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔

بہر صورت محض حسنِ ظن یا حسن اعتقاد کی بنا پر کسی بھی مدرس کو مطلق العنان اور آزاد چھوڑ دینا اور احتساب و نگرانی کے اندیشے سے آزاد کر دینا اگر چہ کتنا ہی متدین مدرس ہو، سخت مضر ہے۔ انسان کو خود اپنی کوتاہیوں کا احساس نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو احتساب و نگرانی نہ ہونے کی صورت میں ان کے ازالے کی فکر نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر مشہور و معروف استاذ ہوتے ہیں تو رعب علمی کی وجہ سے، اور اگر ارباب اختیار کے مقرب اور منہ چڑھے مدرس ہوتے ہیں تو عقوبت کے خوف سے طلبہ خون کا سا گھونٹ پی کر خاموش تو رہتے ہیں، مگر ان کا وقت ضائع اور تعلیم تباہ ضرور ہوتی ہے، ورنہ مدرس کے خلاف شکایتیں ہوتی ہیں، اسٹرائیک وغیرہ تک نوبت پہنچتی ہے، دونوں صورتیں تباہ کن اور موجب رسوائی ہیں۔ اس لیے ہر مہتمم اور ناظم تعلیمات کا فرض ہے کہ وہ ہر استاذ کی تعلیم کی کیفاً وکماً نگرانی کرے۔

(ب) طریقِ تعلیم: اصولاً مدرس کا اصلی مطمح نظر ہر کتاب کو پڑھاتے وقت، نہایت سادہ اور سہل انداز میں جلی عبارت اور تفہیم معانی و مطالب ہونا چاہیے اگر فن کی ابتدائی کتاب ہے تو صرف مبادی و مسائل فن کو ذہن نشین کرانے پر اکتفا کرنا چاہیے اور اگر اوسط درجے کی کتاب ہے تو بقدر ضرورت دلائل و براہین سے مسائلِ فن کا اثبات و تفہیم پیشِ نظر ہونا چاہیے، اور اگر فن کی آخری درسی کتاب ہے تو نہ صرف دلائل و براہین کے بیان پر اکتفا کیا جائے بلکہ نہایت سلجھے ہوئے انداز میں مسئلۂ زیر درس سے متعلق ضروری مباحث و تحقیقات کو بھی ضرور بیان کرنا چاہیے۔ ہر کتاب کی خصوصیات پر متنبہ کرنا بھی ازبس ضروری ہے۔ بہر صورت طول لاطائل اور خارج از کتاب مباحث سے اجتناب ضروری ہے۔ تدریجی طور پر فن اور مسائل فن سے آگاہ کرنا مفید ہوتا ہے۔

نیز ہر شریک درس طالب علم کی حالت سے واقف ہونا بھی مدرس کے لیے ازبس ضروری ہے کہ وہ کس حد تک سبق کو سمجھ رہا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً ہر طالب علم سے ایسے سوالات کرے جن سے سبق کے سمجھنے کا حال معلوم ہو سکے۔ اسی طرح بلا تعیین نوبت ہر طالب علم سے عبارت پڑھوائے، ترجمہ کرائے، مطلب بیان کرائے۔ گزشتہ سبق کے متعلق بلا تعیین مختلف طلبہ سے سوالات کرے تاکہ ہر ہر طالب علم کتاب کو سمجھنے، سبق کو یاد کرنے اور مطالعہ کرنے پر مجبور ہو۔ عموماً مدرسین جماعت کے ذہین طلبہ کو پیش نظر رکھ کر درس دیتے ہیں۔ ان ہی سے سوالات کرتے ہیں، یہ طریقہ سخت مضر ہے، اس سے کمزور طلبہ احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور استفادہ سے محروم رہ جاتے ہیں، بلکہ وہ خود کو بالکل ہی مرفوع القلم سمجھ لیتے ہیں اور پھر سنے اور سمجھنے کی جانب توجہ ہی نہیں کرتے اور کورے کے کورے رہ جاتے ہیں، اس لیے مدرس کا فرض ہے کہ وہ اپنے معیار علم کے مطابق درس نہ دے بلکہ طلبہ کے ذہنوں کی سطح پر اتر کر درس دے اور "اقتدبا ضعفھم" کے اصول پر عمل کرے تاکہ تعلیم کا فرض ادا کر سکے۔

(10) ذریعۂ تعلیم

> وفاق سے ملحق ہر مدرسہ میں زبان تدریس عام طور پر اردو ہونی چاہیے اور چھٹے درجے سے آخری درجے تک کسی ایک کتاب کی تدریس کے لیے ذریعۂ تعلیم عربی ہونی چاہیے اور امتحان دورۂ حدیث شریف، سادسہ و رابعہ کے پرچے عربی میں حل ہونے چاہئیں۔

توضیح: ہمارے ملک کی وہ زبان جو ہر خطہ اور ہر علاقے میں سمجھی جا سکے وہ صرف "اردو" ہے۔ بجز دور افتادہ سرحدی علاقوں یا آزاد قبائل کے

رہنے والوں کے ہر شخص اردو کو آسانی کے ساتھ سمجھتا اور بول سکتا ہے۔ اردو کے علاوہ باقی زبانیں مخصوص علاقوں اور خطوں کے علاوہ نہ بولی جاتی ہیں نہ سمجھی۔ اور اساتذہ و طلبہ تعلیم و تعلم کی غرض سے ملک کے ہر خطہ اور علاقے سے دوسرے خطوں اور علاقوں میں آتے جاتے ہیں اس لیے ہر خطے اور علاقے کے مدرسوں میں زبان تدریس اردو ہی ہو سکتی ہے۔

تبلیغ واشاعت دین کے لیے بھی اردو زبان جاننا اور اردو میں تحریر و تقریر کی قدرت حاصل کرنا ہر عالم دین کے لیے بھی ازبس ضروری ہے۔ اس معاملے میں تساہل پسندی کا نتیجہ یہ ہے کہ اس سال بعض ایسے مدارس میں جہاں پشتو میں کتابیں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں، امتحان دورۂ حدیث کے اردو میں لکھے ہوئے سوالات کا پشتو میں ترجمہ کرنا پڑا ہے، ایسے طلبہ مدرسہ سے فارغ ہو کر بجز اپنے علاقے کے ملک کے کسی بھی خطے میں کوئی دینی خدمت نہیں انجام دے سکتے۔ یہ کتنا بڑا نقص ہے! اسی نقص کو دور کرنے کے لیے اردو نوشت و خواندگی کو ابتدائی درجوں میں مستقل طور پر نصاب میں داخل کیا گیا ہے، بہر حال زبان تدریس لازماً اردو ہونی چاہیے۔ تاکہ مدارس عربیہ کا ہر طالب علم اردو میں لکھنے پڑھنے اور تقریر کرنے پر قادر ہو سکے۔

عربی ہماری دینی اور علمی زبان ہے، بجز صرف و نحو کی چند ابتدائی کتابوں کے نہ صرف قرآن و حدیث بلکہ جملہ علوم و فنون کی کتابیں عربی میں ہیں، اس لیے عربی تحریر و تقریر پر قدرت حاصل کرنا ہمارا اولین فریضہ ہے۔ مدارس عربیہ کے طلبہ و اساتذہ اور علماء دین پر آج سب سے زیادہ شرمناک اعتراض یہی ہے کہ آٹھ دس سال تک عربی پڑھنے اور ساری عمر عربی کتابوں کا درس دینے کے باوجود ہمارے طلبہ اور اساتذہ چند عربی فقرے برجستہ بولنے اور لکھنے پر قادر نہیں ہوتے، حالانکہ عربی لکھنے اور بولنے کا مدار صرف مشق و مزاولت پر ہے۔ ادنی توجہ سے یہ شرمناک عیب دور ہو سکتا ہے، اسی مقصد کے پیش نظر وفاق نے یہ پابندی عائد کی ہے کہ فوقانی درجوں میں کم از کم کسی ایک کتاب کے لیے ذریعۂ تعلیم عربی کو بنایا جائے یعنی استاد بھی عربی میں سبق کی تقریر کرے اور کتاب کے مطالب سمجھائے، طلبہ بھی عربی میں ہی سوالات کریں۔ غرض اس ایک گھنٹہ میں استاد اور شاگرد کی زبان پر عربی کے علاوہ کسی بھی زبان کا کوئی کلمہ نہ آنا چاہیے۔ اسی مقصد کے پیش نظر وفاق کی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس عام منعقدہ 15۔16 شعبان سنہ 82ھ ملتان میں باتفاق رائے یہ تجویز پاس کی ہے کہ آئندہ سے امتحان دورۂ حدیث کے تمام پرچے بھی عربی میں ہوا کریں گے اور ان کے جوابات بھی ہر طالب علم کو لازماً عربی میں دینے ہوں گے اور اسی لیے مجوزہ نصاب میں بھی ابتدائی درجوں میں ترجمہ اور انشاء عربی کو روزانہ ایک سبق کے طور پر لازم قرار دیا ہے۔

(11) مطالعہ و تکرار کی نگرانی

> ہر وفاق سے ملحق مدرسہ میں مطالعہ کتب و تکرار اسباق کا باضابطہ اہتمام اور نگرانی ہونی چاہیے۔ طلبہ کے مطالعے و تکرار کے اوقات متعین ہوں اور ان اوقات میں سختی کے ساتھ مطالعہ و تکرار کی پابندی کرائی جائے، اساتذہ و مدرسین مدرسہ پورے اہتمام سے اس کام کی تکمیل کریں۔

توضیح: عام طور پر مدارس عربیہ کے دیانت دار اساتذہ بھی صرف مفوضہ اسباق کو محنت کے ساتھ پڑھا دینے کو ہی اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں اور اسباق کے گھنٹوں کے بعد طلبہ اور ان کے مشاغل سے کوئی سروکار نہیں رکھتے۔ طلبہ نے اسباق کا تکرار کیا یا نہیں؟ سبق یاد کیا یا نہیں؟ مطالعہ کیا یا نہیں؟ امتحانات سے پہلے امتحان کی تیاری کرتے ہیں یا نہیں؟ ان امور کی نگرانی اور دیکھ بھال کو اپنا فرض تو کیا لائق اعتناء بھی نہیں سمجھتے اور اگر اس طرف توجہ بھی دلائی جاتی ہے تو انتہائی بے پروائی سے فرما دیتے ہیں کہ یہ ہمارا کام نہیں، مہتمم یا نگران کا فرض ہے، حالانکہ حقیقی معنی میں مطالعہ و تکرار کرنے نہ کرنے کا پتہ سبق پڑھانے والے استاد کو ہی چل سکتا ہے اور وہی تنبیہ و سرزنش یا زجر و عقوبت کے ذریعے اس کا تدارک کر سکتے ہیں، مہتمم یا نگران تو زیادہ سے زیادہ اوقات مطالعہ و تکرار میں ان کی حاضری اور موجودگی ہی کی نگرانی کر سکتے ہیں، لیکن یہ کہ وہ تکرار کر رہے ہیں یا گپ بازی، سبق کا مطالعہ کر رہے

ہیں یا کسی اور دلچسپ کتاب میں منہمک ہیں، اس کی نگرانی مہتمم یا نگران نہیں کر سکتے۔ اس لیے ہر مدرسہ کے مہتمم کو چاہیے کہ وہ ابتدائے سال میں ہی تمام مدرسین مدرسہ کو جمع کر کے نہایت واضح الفاظ میں ان کو آگاہ کر دیں کہ محنت کے ساتھ اسباق پڑھا دینا ہی آپ کا فرض نہیں ہے بلکہ اوقاتِ درس کے بعد اپنے درجے کے طلبہ کے مطالعہ و تکرار کی نگرانی اور ان کے عام مشاغل کی دیکھ بھال بھی آپ کا فرض ہے، مدرسہ جو حق الخدمت پیش کرتا ہے، اس میں یہ کام بھی داخل اور شامل ہیں، اگر آپ اس میں کوتاہی یا تساہل فرمائیں گے تو عند اللہ مسئول و ماخوذ ہوں گے۔

اس نگرانی اور مؤاخذہ کے نہ ہونے کی وجہ سے آج کل عموماً مدارس عربیہ کے طلبہ کی حالت یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سبق میں حاضر ہو جاتے ہیں باقی تمام وقت بجائے مطالعہ و تکرار کے سیر و تفریح، گپ بازی، دوستوں اور مہمانوں کی مہمان نوازی اور اسی طرح کے لایعنی مشاغل میں ضائع کرتے ہیں، بہت سے طلبہ تو استاد کے سامنے کتاب بند کر کے پھر اگلے دن استاد کے سامنے ہی بیٹھ کر کتاب کھولتے ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ آج سبق کہاں سے شروع ہوگا؟ فی زمانہ مدارس عربیہ کے طلبہ میں علمی استعداد کے فقدان کا ایک بہت بڑا سبب اساتذہ و مدرسین کی بے توجہی اور بے پرواہی اور طلبہ کی یہ آزادی و بے راہ روی ہے، اس کا سدباب اشد ضروری ہے، اس لیے وفاق سے ملحق مدارس کے مہتممین کو اس قاعدہ کی پابندی میں انتہائی اہتمام و سختی گیری سے کام لینا چاہیے۔ ناظم وفاق بھی دور بیٹھ کر جس قدر ممکن ہے اس کی نگرانی کرے گا۔

اس ضابطہ پر عملی پابندی کی صورت یہ ہے کہ ہر درجے کے اساتذہ اپنے اپنے درجے کے طلبہ کے لیے مطالعہ و تکرار کا مکمل نظام الاوقات بنادیں اور ہر درجے کے اساتذہ باری باری اس نظام الاوقات پر طلبہ کے عمل درآمد کرنے یا نہ کرنے کی نگرانی کریں، مثلاً کسی درجے کے چار استاذ ہیں تو ایک ایک ہفتے ہر استاذ کی ڈیوٹی لگادی جائے، اس طرح ہر استاذ کو اوقات درس کے علاوہ مہینہ میں صرف ایک ہفتہ اوقات مطالعہ و تکرار میں موجود رہنا پڑے گا اور کام ہلکا ہو جائے گا۔ ہر استاذ کے پاس ایک یادداشت بھی ہونی چاہیے جس میں متعلقہ درجے کے طلبہ کے نام لکھے ہوں اور وہ نگرانی کے دوران ہر مقصّر طالب علم کی کوتاہی کو نوٹ کرتا رہے اور پھر یا خود درس کے وقت اس کا تدارک کرے یا متعلقہ اساتذہ کو آگاہ کر دے۔

یہ پابندی شروع میں سب کو ناگوار معلوم ہوگی، خصوصاً اساتذہ کو کہ زائد وقت بھی دینا پڑے گا اور ایک نئی دردسری بھی مول لینا پڑے گی، لیکن یاد رکھیے! مصلحین نے تو اصلاح عباد اللہ کے لیے بڑی بڑی مشکلات برداشت کیں ہیں، قربانیاں دی ہیں، نیک نیتی سے محض اللہ کے لیے کام کیجئے، یہ بہت بڑی عبادت ہے۔ علاوہ ازیں انشاء اللہ چندماہ میں ہی خود طلبہ اس کے عادی ہو جائیں گے، اور اساتذہ کی ہلکی سی نگرانی بلکہ صرف نگرانی اور مؤاخذہ کا خوف بھی انشاء اللہ کافی ہوگا۔ ان اللہ مع الصابرین

(12) حاضری طلبہ

> ہر وفاق سے ملحق مدرسہ میں طلبہ کی حاضری کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے، اسباق میں طلبہ کی غیر حاضری پر مناسب تنبیہ کی جائے۔

توضیح: مدارس عربیہ کی تعلیم کو جو مختلف قسم کے روگ لگے ہوئے ہیں جنھوں نے اس کو تباہ کر رکھا ہے، ان ہی میں سے ایک بہت بڑا داخلی روگ یہ بھی ہے کہ حضرات مہتممین و اساتذہ کی سہل گیری اور بے اعتنائی کی وجہ سے مدارس عربیہ کے طلبہ مسئولیت و مؤاخذہ کے خوف اور عقوبت کے ڈر سے بالکل آزاد ہو گئے، حتیٰ کہ اسباق میں حاضری بھی اکثر مدارس میں گنڈے دار رہ گئی ہے جس دن جی چاہا سبق میں آگئے، جس دن جی چاہا غائب، درس گاہ میں استاد سبق پڑھا رہا ہے اور شاگرد حجروں میں مصروفِ استراحت ہیں، گپ بازی ہو رہی ہے، بازاروں میں دوست و احباب کے ساتھ سیر و گشت میں مصروف ہیں، مقامی اور بیرونی مہمانوں کی مہمان نوازی میں مصروف ہیں یا درجہ کی اہم اور مشکل کتابوں میں آگئے باقی میں مسلسل غائب، دورۂ حدیث شریف کے طلبہ خاص طور پر بخاری، ترمذی میں حاضر باقی کتب حدیث کے درس میں مستقل طور پر غائب ہوتے ہیں وقس علی ھذا۔ یہ صرف مہتممین

و مدرسین کے تساہل کا نتیجہ ہے کہ اسباق میں پابندی سے حاضری نہیں لی جاتی اور غیر حاضری پر کوئی باز پرس نہیں ہوتی، سزا نہیں دی جاتی، بہت سے مدرسوں میں تو رجسٹر حاضری ہوتا ہی نہیں اور بہت سے جلیل القدر اساتذہ حاضری لینا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، بہت سے حریصِ درس مدرسین حاضری میں وقت صرف کرنے کو اضاعت وقت قرار دیتے ہیں اور بہت سے ضابطہ پسند اور پابندی سے حاضری لینے والے مدرسین کی ہمت یہ دیکھ کر ٹوٹ جاتی ہے کہ مدرسہ غیر حاضر طلبہ کی غیر حاضری پر کوئی مؤاخذہ نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ بھی حاضری لینے کا اہتمام ترک کر دیتے ہیں۔ طلبہ بھی اس صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور اطمینان سے سبق سے غیر حاضر ہونے کے عادی ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کو کوئی جرم ہی نہیں سمجھتے، واضح رہے کہ وہ زمانہ گیا جب طلبہ واقعی طالب علم بلکہ حریصِ علم ہوتے تھے اور کسی بھی وجہ سے سبق نہ ہونے کی وجہ سے ان کو شدید اذیت اور دکھ ہوتا تھا۔ اب تو فرار عن العلم کا زمانہ ہے۔ اگر کسی دن سبق نہیں ہوتا تو طلبہ خوشیاں مناتے ہیں۔ ہفتوں سبق نہ ہو تو ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اب تو صرف زجر و عقوبت کے خوف سے ہی کچھ پڑھ پڑھا لیتے ہیں۔ یہ عموماً طلبہ کا حال ہے الا ماشاء اللہ۔ ایسی صورت میں آپ اندازہ کیجئے، طلبہ کی یہ آزادی اور بے راہ روی کس قدر مہلک مرض ہے۔ مدرسہ نے ماہر فن اور آزمودہ کار مشہور و معروف اساتذہ کو جمع کرنے میں جو کچھ اہتمام کیا اور مالی نقصان اٹھایا، اساتذہ نے محنت اور توجہ کے ساتھ لائقِ فخر درس دیے اور علمی مباحث و تحقیقات بیان کیں، سب ضائع ہوئے، بلکہ ایسے طلبہ چوٹی کے مدرسوں اور شہرہ آفاق اساتذہ کے لیے الٹے بدنامی کا سبب بنتے ہیں۔ اس لیے کہ مدرسہ سے فارغ ہو کر یہ نالائق و نااہل طلبہ خود کو بڑی شان سے ان مدارس و اساتذہ کی جانب منسوب کرتے ہیں اور ہوتے ہیں جاہلِ محض، ناواقف لوگ ان نالائقوں کو دیکھ کر ان مدرسوں اور بزرگوں سے بھی بدظن ہوتے ہیں۔

اس تمام تر نقصان اور بدنامی کا اصلی اور بنیادی سبب مہتممین و مدرسین کی حاضری طلبہ کی جانب سے بے اعتنائی اور سہل انگاری ہے، لہٰذا وفاق سے ملحق مدارس کا اولین فرض ہے کہ آغاز سال سے ہی حاضری طلبہ کا سختی سے اہتمام کریں اور غیر حاضری پر اخراج کے علاوہ باقی تمام مناسب اور ضروری سزائیں درجہ بدرجہ اور حسبِ حالِ طلبہ ضرور دیں اور مطلق تسامح سے کام نہ لیں۔

یہ تو ہوئی اسباق کی حاضری اور اس کی پابندی۔ جن مدارس میں دار الاقامہ ہیں ان کی حاضری بھی اسی قدر ضروری ہے جتنی اسباق کی حاضری، اور دار الاقامہ سے غیر حاضری کی مضرتیں اس سے بھی زیادہ دور رس مفاسد کا موجب ہیں جتنی اسباق سے غیر حاضری کی۔ اگر دار الاقامہ میں موجود رہنے اور ضروریات کے لیے باہر جانے اور آنے کے اوقات متعین نہیں ہوتے یا نگرانی نہیں کی جاتی اور حاضری نہیں لی جاتی تو طلبہ رات کو بھی غائب ہونے لگتے ہیں یا رات کو گیارہ اور بارہ بجے تک شہر یا قصبہ سے لوٹ کر آتے ہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عصر کے بعد کسی کام سے دار الاقامہ سے باہر نکلے، راستے میں کوئی دوست مل گیا، باتیں کرتے کرتے اس کی مسجد یا قیام گاہ تک پہنچ گئے، مغرب کا وقت ہو گیا، نماز وہیں پڑھ لی، اس کے بعد چائے تیار ہونی شروع ہوئی، چائے پیتے پیتے عشاء کا وقت ہو گیا، عشاء بھی وہیں پڑھ لی، اس کے بعد مدرسہ واپسی کا خیال آیا، باتیں کرتے کراتے کچھ اور وقت گزر گیا، آخر رات کو دس یا گیارہ بجے حجرہ میں پہنچے، کتاب ہاتھ میں لے کر بیٹھے تو نیند آ گئی اور سو گئے، لیجئے مطالعہ و تکرار سب ختم ہوا۔ یہ بلا قصد و ارادہ اضاعتِ وقت اور نقصانِ مطالعہ و تکرار صرف اس لیے ہوا کہ مدرسہ کی جانب سے دار الاقامہ سے باہر آنے جانے پر کوئی پابندی نہ تھی، تاخیر سے واپسی پر باز پرس کا کوئی خوف نہ تھا۔ اسی طرح مغرب کے بعد کتاب لے کر بیٹھے کہ اتنے میں کوئی مہمان آ گئے، ان سے نہ ملنا اور خاطر مدارات نہ کرنا آداب مہمان نوازی اور مروّت کے خلاف ہے، کتاب بند کر کے علیک سلیک اور مزاج پرسی ہوئی، چائے تیار ہونے لگی کہ اتنے میں عشاء کی اذان ہوئی، نماز پڑھی، اس کے بعد چائے پی گئی، کچھ ادھر کی باتیں ہوئیں، چلتے وقت ان کو رخصت کرنے کے لیے دار الاقامہ سے باہر آئے، ان کو رخصت کرتے کرتے دس بج گئے، اب کتاب لے بیٹھے۔ ایک کتاب کا مطالعہ ہی نہ کر پائے تھے کہ نیند آ گئی اور سو گئے، اور صبح کو بدون مطالعہ سبق پڑھے۔ یہ نقصانِ وقت تعلیم کیوں ہوا؟ صرف اس لیے کہ دار الاقامہ میں آنے جانے والوں کے لیے کوئی وقت کی پابندی نہ تھی، دوست احباب اور مہمانوں سے ملاقات کا کوئی وقت متعین نہ تھا۔ اس طرح کے صدہا مختلف اور متنوع صورتیں اور واقعات پیش آتے ہیں اور محض دار الاقامہ سے باہر جانے آنے، یا دوست، احباب اور مہمانوں کی ملاقات اور ملنے جلنے پر کسی قسم کی پابندی اور نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے اضاعتِ وقت اور نقصانِ تعلیم کا سبب بنتے ہیں اور بڑے شہروں میں تو طلبہ کی یہ آزادی بہت سی شدید مضرتوں اور بری صحبتوں میں گرفتاری اور منکرات و مناہی کے ارتکاب کا سبب بھی بنتی ہے۔

لہٰذا وفاق کی جانب سے ان تمام ملحقہ مدارس پر جن کے ساتھ دارالاقامہ ہیں، یہ پابندی عائد کی جاتی ہے کہ ایک بااختیار بلکہ ہو سکے تو با تنخواہ ناظم دارالاقامہ ضرور مقرر کریں جو دارالاقامہ میں ہی رہے اور طلبہ اور ان سے ملنے جلنے والوں کی آمد و رفت اور نقل و حرکت کی نگرانی کو اپنا فرض منصبی سمجھے، روزانہ غیر معین اور متبادل وقت پر دارالاقامہ میں مقیم طلبہ کی باقاعدہ حاضری لیا کرے اور مہتمم و ناظم مدرسہ اس کی رپورٹ پر قواعد دارالاقامہ کی خلاف ورزی کرنے والے طلبہ کو مناسب سزائیں ضرور دیا کریں، یا اسی ناظم دارالاقامہ کو مقررہ سزائیں دینے کا اختیار دے دیں، نیز حسب حال مدرسہ و طلبہ "قواعد و ضوابط دارالاقامہ" الگ تجویز کر کے مدرسہ میں اعلان کرادیں اور ان کی پابندی کرانے کا پورا اہتمام کریں۔ (قواعد و ضوابط دارالاقامہ کے لیے ضمیمہ نمبر 2 ملاحظہ ہو۔ یہی یا اس میں ضروری تغیر و تبدل کر کے ان قواعد کو نافذ کر دیں)۔

(13) عقائد صحیحہ اور اعمالِ صالحہ کی نگرانی

تمام اساتذہ تعلیم و تدریس کے اثناء میں اس امر کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ شرکاءِ درس طلبہ میں اہل حق کی مخصوص ذہنیت پیدا ہو۔ وضع شرعی اور نماز (وغیرہ شعائر دین) کی پابندی کا خاص طور پر اہتمام کیا جائے۔

توضیح: علم محض مطلوب نہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اللھم انی اعوذبك من علم لاینفع، اے اللہ: میں ایسے علم سے پناہ چاہتا ہوں جو کہ نافع نہ ہو، قرآن کریم نے بھی تزکیہ کو تعلیم پر مقدم رکھا ہے ﴿ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة﴾ اس لیے مہتممین و مدرسینِ مدارس کا فرض ہے کہ وہ طلبہ کے عقائد و اعمال اور ذہنی نشو و نما کی اصلاح میں ذرہ برابر کوتاہی یا چشم پوشی اختیار نہ کریں۔ مختلف طریقوں اور تدبیروں سے اپنے طلبہ اور تلامذہ کے رجحانات، عقائد و افکار اور ذہنیت سے واقف ہوں اور غیر محسوس طریقے پر ان کی اصلاح کریں، اسی طرح ان کے اخلاق و عادات اور اعمال و افعال کی سختی کے ساتھ نگرانی کریں اور اخلاق حسنہ، اعمال صالحہ اور صورت و سیرت کے لحاظ سے صلحاء امت اور اپنے اکابر کے اسوۂ حسنہ کا پابند بنانے کی ہر ممکن تدبیر اور کوشش کریں۔ ہر مدرسہ میں جس کے استاذ یا مہتمم کے ساتھ طلبہ کو سب سے زیادہ عقیدت ہو وہ ہر ہفتہ یا ہر مہینہ کسی نہ کسی وقت تمام طلبہ کو جمع کر کے صلاح و تقویٰ، اتباع سنت، ترمیۂ اخلاق و اعمالِ صالحہ اور پابندیٔ شعائر دین کی تلقین کریں، اس لیے کہ تکرار موعظت، ترمیۂ اخلاق و اعمال میں بے حد مؤثر اور مفید ہے، اسی طرح دیگر اساتذہ بھی موقعہ بموقعہ اثناء درس طلبہ پر واضح کرتے رہیں کہ تحصیل علم اور خدمت دین کا فریضہ صرف اس سے ادا نہیں ہو جاتا کہ محنت کے ساتھ کتابیں پڑھ لیں، اور امتحان میں کامیاب ہو گئے، بلکہ علم و عمل اور صورت کے اعتبار سے خود کو متبع سنت بنانا اور اس کے بعد اپنے تقوے اور پرہیزگاری سے عوام الناس کی اصلاح کرنا اور ان کو دین دار بنانا اصل خدمتِ دین اور حاصلِ تحصیلِ علم ہے، اسی مقصد کے پیشِ نظر وفاق نے اساتذہ اور ارباب اختیار پر مذکورہ بالا پابندی عائد کی ہے۔ اس سلسلے میں بطور نمونہ ایک کاپی "شرائط داخلہ" کی ارسال خدمت ہے، وہی بعینہ یا مناسب تغیر و تبدل کے بعد جلی قلم سے لکھوا کر گتہ پر چسپاں کرا کر آویزاں کر دیں اور فارم داخلہ پر جو عہد طالب علم سے لیا گیا ہے وہ عہد ان ہی شرائط اور قواعد و ضوابط کی پابندی پر لیں، غرض ﴿وانذر عشیرتك الأقربین﴾ کے تحت اساتذہ پر اپنے تلامذہ کی اصلاح سب سے مقدم ہے کہ در حقیقت ان کے خویش و اقرباء تو ان کے شاگرد ہی ہیں۔

(14) امتحانات

(ہر مدرسہ میں) امتحان سہ ماہی، ششماہی، سالانہ کا باقاعدہ انتظام ہو، امتحان سہ ماہی ماہ صفر کی ابتداء (پہلے ہفتے) میں، ششماہی جمادی الاولیٰ کی ابتداء (پہلے ہفتہ) میں اور امتحان سالانہ ماہ شعبان کی ابتداء (پہلے ہفتہ) میں لیے جائیں۔

توضیح: (الف) وفاق کے اساسی مقصد "تنظیم و ترقی مدارس عربیہ" کے پیش نظر ضروری ہے کہ نصاب تعلیم اور نظام تعلیم کی طرح امتحانات

میں بھی تمام مدارس میں وحدت اور ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ اس لیے ہر وفاق سے ملحق مدرسہ میں تمام امتحانات ایک ہی وقت میں اور ایک ہی معیار پر لیے جائیں اور ہر امتحان کے نتائج کی ایک ایک کاپی (نقل) دفتر کو بھیجی جائے تاکہ مجلس عاملہ مطلوبہ وحدت اور اصلاح و ترقیٔ تعلیم کی نگرانی کر سکے اور حسبِ ضرورت مفید ہدایات اور مشورے دیے جا سکیں۔

(ب) پہلے اور دوسرے درجے کی بیشتر کتابوں کا امتحان تقریری لیا جائے تاکہ مسائل کے یاد ہونے اور عبارت کے صحیح پڑھنے اور اظہار مافی الضمیر کی قدرت کا حال معلوم ہو سکے کہ ان درجوں میں یہی سب سے اہم ہے اور ایک دو کتابوں کا امتحان تحریری ہو تاکہ لکھنے کی عادت اور مشق بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہے، اور تیسرے چوتھے درجے کی بیشتر کتابوں کا امتحان تحریری لیا جائے اور کسی ایک دو کتابوں کا تقریری، باقی تمام درجوں کے تمام امتحان تحریری اور بالکل امتحان وفاق کے معیار پر لیے جائیں اور سوالات کے حل کرنے میں بھی ان تمام قواعد وضوابط کی پابندی کرائی جائے جو امتحان وفاق میں معتبر اور رائج ہیں، ان تمام درجوں میں ناموں کے بجائے رول نمبر مقرر کیے جائیں اور وہی پرچوں پر لکھے جائیں، تاکہ طلبہ امتحان وفاق دینے سے قبل ان تمام قواعد اور طریقوں کے عادی ہو جائیں، جن کی امتحانِ وفاق میں ان کو پابندی کرنی پڑے گی۔

اساتذہ پرچے دیکھتے وقت صرف جوابات کی صحت ہی کو نہ دیکھیں، بلکہ طرزِ تحریر، اندازِ بیان کی خامیوں اور کوتاہیوں، نیز خوش خطی اور بد خطی کو بھی پیشِ نظر رکھیں اور ان کی نشاندہی کریں، اور سہ ماہی نیز ششماہی کے پرچے طلبہ کو ضرور واپس کریں، تاکہ طلبہ ان غلطیوں، خامیوں اور نقائص و عیوب سے واقف ہو سکیں جن کی وجہ سے ان کو نمبر کم وبیش ملے یا ناکام ہوئے، بلکہ درس کے وقت بالمشافہ طلبہ کو ان پر متنبہ کریں تاکہ ان کا ازالہ ہو سکے کہ یہی ان امتحانوں کا اصلی مقصد ہے۔

(ج) ابتدائی درجے کے جوابات اردو میں اور وسطانی درجوں میں کسی ایک یا دو کتابوں کے جوابات عربی میں لکھے جائیں، تاکہ طلبہ اردو اور عربی دونوں زبانوں میں لکھنے پڑھنے اور سمجھنے سمجھانے کے عادی ہو سکیں۔

(د) اساتذہ اور ممتحنین نمبر لگانے میں ہرگز ہرگز کسی رعایت یا سفارش کو دخل نہ دیں اور بے کم وکاست طالب علم کی استعداد اور تعلیمی حالت کو ظاہر کر دیں، خصوصاً ابتدائی درجوں میں اور تقریری امتحان میں ہر طالب علم کو صرف نمبر دینے پر اکتفا نہ کریں بلکہ خانۂ کیفیت میں اس کی تعلیمی حالت اور عیوب و نقائص کو بے رو رعایت ظاہر کر دیں، یاد رکھیے! کسی طالب کے ساتھ اس سے بڑھ کر اور کوئی دشمنی نہیں ہو سکتی کہ اس کی تعلیمی حالت اور نقائص و عیوب کی امتحان کے موقع پر پردہ پوشی کی جائے، جو طالب علم کسی وجہ سے معذور یا قابلِ رعایت ہو گا مجلسِ اساتذہ نتائج پر غور کرنے کے وقت اس کے ساتھ مراعات برتے گی۔ ممتحن کو ہر طالب علم کی موجودہ کتابی استعداد اور تعلیمی حالت کو ضرور ظاہر کر دینا چاہیے۔

(ہ) ہر امتحان کے موقع پر اساتذہ روزانہ پرچے دیکھتے اور واپس کرتے رہیں تاکہ امتحان ختم ہوتے ہی نتائج کا اعلان کیا جا سکے اور ان پر مرتب شدہ احکامات فوراً نافذ کیے جا سکیں، اس میں تاخیر سخت مضر ہے، اس سے امتحان کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

اس کی صورت یہ ہے کہ تمام مدرسین اور اساتذہ کے گروپ بنائے جائیں، جس دن جن اساتذہ کے پرچے ہوں وہی اس دن امتحان کے وقت موجود رہیں اور نگرانی کریں، دوسرے دن وہ اساتذہ نگرانی کے بجائے پرچے دیکھیں اور دوسرا گروپ جس کے اس دن پرچے ہوں وہی امتحان کی نگرانی کرے۔ علیٰ ہذا القیاس اس صورت میں روزانہ پرچے واپس ہوتے رہیں گے، اور نتیجہ ساتھ ساتھ مرتب ہوتا رہے گا، اور امتحان ختم ہوتے ہی مجلس اساتذہ نتائج پر غور وبحث اور ان پر احکامات مرتب کر کے فوراً نتیجہ شائع کر سکے گی۔

یہ پابندی مدرسین کو بخندہ پیشانی قبول کرنی چاہیے کہ اس میں مدرسہ اور طلبہ کے بے حد مفادات مضمر ہیں۔ وفاق بھی انشاء اللہ اس کی نگرانی کرے گا۔

(و) سہ ماہی، ششماہی امتحانات میں بہتر یہی ہے کہ ہر کتاب کا استاذ ہی اس کا ممتحن ہو۔ تاکہ وہ جائزہ لے سکے کہ طلبہ نے اس کی محنتوں اور کاوشوں سے کس حد تک فائدہ اٹھایا اور کتنا ضائع کیا اور اس کے شاگردوں کی استعداد اور تعلیمی حالت کا کیا حال ہے۔ الا یہ کہ مہتمم یا صدر مدرس و ناظم تعلیمات ضرورت محسوس کریں تو ممتحن بجائے استاذ کے جس کو مناسب سمجھیں مقرر کر دیں۔ مگر سالانہ امتحان میں ہر کتاب کا ممتحن استاذ کے علاوہ کوئی اور مدرس ہونا چاہیے۔ اس کا فیصلہ مجلس اساتذہ کرے گی۔

(15) امتحانِ وفاق

سالانہ امتحان دورۂ حدیث شریف تمام مدارس ملحقہ فوقانی کا وفاق کی طرف سے لیا جائے گا۔ وفاق کی جانب سے سوالات مرتب ہوں گے اور پرچۂ جوابات کی پڑتال بھی وفاق کی جانب سے ہوگی، دورۂ حدیث شریف کے علاوہ بقیہ کتب کے متعلق وفاق وقت پر ہدایات دے گا، جن کی پابندی لازمی ہوگی۔

توضیح: (الف) امتحان دورۂ حدیث شریف تو بتوفیق اللہ تعالیٰ نہایت کامیاب، منظم اور لائق فخر طریق پر تین سال سے لیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں دو امر سے طلبہ اور مدارس کو آگاہ ہونا اور شروع سال سے ان کا خیال رکھنا ازبس ضروری ہے۔

(1) حسب قرار داد مجلس شوریٰ منعقدہ 15-16 شعبان سنہ 82ھ ملتان، آئندہ سے امتحان دورۂ حدیث شریف کے تمام پرچے بھی عربی میں ہوں گے اور ان کے جوابات بھی ہر طالب علم کو لازماً عربی میں دینے ہوں گے۔

(2) بجز اعمیٰ یا ساقط الید معذور طالب علم کے اور کسی بھی طالب علم کو اپنا پرچہ خود اپنے قلم سے لکھنا ہوگا۔

(ب)۔ امتحان وسطانی (موقوف علیہ)۔ مجلس شوریٰ نے اپنے مذکورہ بالا اجلاس میں موقوف علیہ کا وسطانی امتحان بھی وفاق کی جانب سے لینے کا قطعی فیصلہ کیا ہے نیز یہ کہ آئندہ سے دورۂ حدیث شریف کے فوقانی امتحان میں وہی طلبہ شریک ہو سکیں گے جو پہلے اس وسطانی امتحان کو پاس کر لیں گے۔

وفاق کی جانب سے اخبارات میں اس امتحان اور اس کی کتابوں کا بھی اعلان ہو چکا ہے۔ عنقریب امتحان کمیٹی اس امتحان کے معیار اور پرچوں وغیرہ کے متعلق تفصیلات طے کر کے مدارس کو آگاہ کر دے گی، اس امتحان میں فوقانی اور وسطانی دونوں قسم کے مدارس کے طلبہ شریک ہوں گے اور انشاء اللہ سنہ 1383ھ سے دورۂ حدیث شریف کے امتحان میں وہی طلبہ شریک ہوں گے جنہوں نے موقوف علیہ کا امتحان پاس کیا ہوگا۔ امتحان وسطانی کے مطبوعہ قواعد اگر آپ تک نہ پہنچے ہوں تو دفتر وفاق ملتان سے طلب کریں۔

(16) اوقاتِ درس

(ہر وفاق سے ملحق مدرسہ میں) اوقات درس روزانہ چھ گھنٹے ہوں گے۔

توضیح: (الف) عموماً مدارس عربیہ میں جلیل القدر مدرسین خود کو وقت کی پابندی سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی دوسرے مدرسین بھی وقت کی پابندی میں تساہل برتنے لگتے ہیں، خصوصاً وہ مدرس یا مدرسین جو مہتمم یا صدر مدرس کے مقربین میں سے ہوتے ہیں۔ اور جب مدرسین ہی وقت کے پابند نہ ہوں گے تو طلبہ سے پابندیٔ وقت کی کیا توقع کی جاسکتی ہے! نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے مدرسوں میں پہلا گھنٹہ تو 60 منٹ کے بجائے 40 یا 45 منٹ کا رہ ہی جاتا ہے، دوسرے گھنٹوں میں بھی دس پانچ منٹ کی تاخیر معمولی بات بن جاتی ہے اور روزانہ سبق کی جتنی مقدار ہونی چاہیے نہیں ہو پاتی اور اس عدم پابندیٔ وقت کی بدولت علاوہ اور مفاسد کے سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ کتابیں ختم یا بقدر نصاب نہیں ہو پاتیں، اس لیے ہر مدرسہ کے صدر مدرس اور طبقہ علیا کے مدرسین کو سختی کے ساتھ وقت کی پابندی کرنی چاہیے، تاکہ دیگر مدرسین اور طلبہ خود بخود وقت کے پابند بن جائیں اور اسباق پورا گھنٹہ ہونے لگیں اور متساہلین پر مؤاخذہ کیا جاسکے۔ کسی کسی دن خود مہتمم صاحب یا صدر مدرس صاحب مدرسہ کھلنے سے دو چار منٹ پہلے مدرسہ میں تشریف لا کر ایسی جگہ بیٹھ جائیں جہاں سے تمام آنے والے مدرسین و طلبہ ان کے سامنے سے گزرنے پر مجبور ہوں اور جائزہ لیں، جن مدرسین یا طلبہ کو تاخیر سے آنے کا عادی پائیں ان کو مناسب طریق پر تنبیہ کریں اور وقت کا پابند بنائیں۔

اس مقصد کے لیے مذکورہ ذیل نمونہ کا ایک رجسٹر حاضری مدرسین ہونا چاہیے۔ یہ رجسٹر حاضری مدرسہ کا چپراسی مدرسہ شروع ہونے کے دس

منٹ بعد ہر مدرس کے پاس لے جاکر صرف وقت آمد لکھوالے اور وقت مدرسہ ختم ہونے سے دس منٹ قبل روانگی لکھوالے اور دستخط کرائے، اسی طرح دوسرے وقت میں : یہ رجسٹر مدرسہ کے دفتر میں رکھا رہنا چاہیے تاکہ دفتر کو بھی ہر مدرس کے آنے اور جانے کا علم ہو۔ یہ پابندی حضرات مدرسین کو گراں گزرے گی مگر اس میں نظم مدرسہ سے متعلق بے شمار فوائد مضمر ہیں، اس لیے اس دواء تلخ کو خندہ پیشانی گوارا فرمائیں۔ جناب مہتمم صاحب یا ناظم تعلیمات کا فرض ہے کہ وہ ہر ہفتہ کے آخری دن اس رجسٹر کا معائنہ فرمائیں تاکہ وہ مدرسین کی آمدورفت اور پابندیٔ وقت سے باخبر رہیں اور مقصّرین کی کوتاہی کا تدارک کر سکیں۔

(ب) واضح رہے کہ مذکورہ بالا چھ گھنٹے مدرسہ کا وقت حاضری ہے۔ ہر مدرس کو اس وقت میں مدرسہ کے اندر موجود رہنا ضروری ہے، اگرچہ ان میں کوئی بھی گھنٹہ مستقل طور پر خالی ہو، یا کسی وجہ سے اس گھنٹے میں سبق نہ ہو۔ اس خالی وقت میں طلبہ کا تحریری کام، یا مدرسہ کی جانب سے سپرد شدہ مستقل یا وقتی کام انجام دینا چاہیے، ورنہ اساتذہ کے کمرے میں یا دارالمطالعہ یا کتب خانے میں استراحت یا مطالعہ میں مصروف رہنا چاہیے، بہر حال خالی گھنٹہ یا گھنٹوں میں مدرسہ کے اندر موجود رہنا یا حجرہ میں جاکر بیٹھ جانا جیسا کہ عام طور پر معمول ہے، اصولاً غلط اور مصالح مدرسہ کے لیے سخت مضر ہے۔ تجربہ اس کا شاہد ہے۔

(ج) عموماً علاوہ درس کے مدرسہ کے اور بھی انتظامی کام، خصوصاً شروع سال یا ایام امتحانات میں، مدرسین سے لینے ناگزیر ہوتے ہیں، ایسی صورت میں منتظمین کا فرض ہے کہ مدرس سے کام لینے میں حتی الامکان اس کے اسباق کا حرج نہ ہونے دیں، اسی طرح مہتمم یا منتظم کسی مشورہ وغیرہ کے لیے اگر اساتذہ کو جمع کریں تو اسباق کے نقصان کا خاص طور پر خیال رکھیں اس لیے کہ اسباق کے نقصان کی تلافی درحقیقت نہیں ہوتی اور یہ تکمیل تعلیم کے لیے سخت مضر ہے، طلبہ پر بھی اس کا برا اثر پڑتا ہے۔

(د) بعض مدارس میں رسم ہے کہ جمعرات کے دن آخری گھنٹہ میں یا دوسرے وقت میں سبق نہیں ہوتے، حتی کہ طلبہ بھی پہلے سے ہی سمجھ لیتے ہیں کہ آج تو جمعرات کا دن ہے۔ بعض طلبہ تو نہ صرف ان گھنٹوں میں بلکہ تمام اسباق میں ہی درس گاہ یا مدرسہ سے بغیر چھٹی لیے غائب ہو جاتے ہیں، گویا ہر ہفتہ ایک دن کے بجائے دو دن کی چھٹی ہو جاتی ہے۔ اس رسم بد کو سختی کے ساتھ مٹانا ازبس ضروری ہے۔ ہفتے میں پورے چھ دن اور ہر دن میں پورے چھ گھنٹے پابندی کے ساتھ اسباق ہونے چاہئیں تب ہی کتاب نصاب کے مطابق پوری ہو سکتی ہیں۔

(17) تعطیلات

(وفاق سے ملحق ہر مدرسہ میں) درجہائے عربی میں از 16 شعبان تا 10 شوال تعطیل (کلاں) ہوگی اور (ماہ ذی الحجہ میں) ایک ہفتہ از 7 ذی الحجہ تا 13 ذی الحجہ تعطیل عید الاضحیٰ ہوگی۔ البتہ موسمی حالت کے مطابق بعض مدارس کو خصوصی اجازت ہوگی کہ وہ تعطیل کلاں ان مہینوں کے علاوہ دوسرے مہینوں میں کر لیں۔

توضیح : (الف) تعطیلات کی اس تحدید کا مقصد بھی مدارس عربیہ کی تعطیلات کے باب میں توضیح سہل انگاری کا سدِباب کرنا ہے، گویا اصولاً اور مذہباً سال میں صرف دو تعطیلیں ہونی چاہئیں۔ ان کے علاوہ عاشورۂ محرم یا 12 ربیع الاول یا 27 رجب کی تعطیلات اسی طرح دوسرے عنوانات سے مختلف قسم کی مقامی یا سرکاری تعطیلات مدارس دینیہ میں نہ ہونی چاہئیں۔ یہی ہمارے اکابر واسلاف کا مسلک ہے۔ ہمیں دوسرے امور کی طرح تعطیلات کے باب میں غیروں کا مقلد نہ ہونا چاہیے۔

(ب) یہ تعطیلات مدرسین وطلبہ کے لیے ہیں، مدرسہ کا دفتر ان ایام میں بھی کھلنا چاہیے۔ دفتر میں کام کرنے والوں کو متبادل طریق پر دوسرے

دنوں میں سال میں ایک ماہ کی چھٹی یا اس کی تنخواہ ضرور دے دینی چاہیے۔

(18) رخصت برائے مدرسین

(رخصت) اتفاقیہ (سال میں) 20 دن اور (رخصت) بیماری ایک ماہ اور فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے ڈیڑھ ماہ با تنخواہ دی جاسکے گی اس کے علاوہ رخصت بوضع تنخواہ دی جاسکتی ہے۔

توضیح: (الف) مدارس دینیہ کے مدرسین کو بجز بیماری کے حتی الامکان رخصت اتفاقیہ یا بوضع تنخواہ نہ لینی چاہیے کہ یہ دینی تعلیم ایک عبادت ہے، اس کو عبادت ہی سمجھ کر انجام دیں، مجبوری کے وقت بقدر ضرورت چھٹی لیں بھی تو نقصانِ تعلیم کا احساس اور اس کی تلافی کا عزم دل میں رہنا چاہیے۔ اس اتفاقی رخصت کو دوسرے تعلیمی یا غیر تعلیمی اداروں کی طرح اپنا حق سمجھ کر بلا ضرورت ہرگز نہ لیں کہ یہی احساس فرض کا دینی تقاضا ہے۔

(ب) منتظمین مدارس کا فرض ہے کہ اگر کوئی مدرس ایک ہفتے سے زیادہ کی رخصت اتفاقیہ یا بیماری لے تو اس کے اسباق کا انتظام ضرور کریں اور اس کی صورت یہ ہے کہ دوسرے مدرسین کے خالی گھنٹوں میں اس کے اسباق تقسیم کر دیں، اگرچہ اس کے لیے عارضی طور پر نظام الاوقات میں تبدیلی کرنی پڑے، نیز ایک وقت میں چند استاذوں کو رخصت اتفاقیہ نہ دیں کہ ان کے اسباق کا انتظام ناممکن ہو جائے۔

غرض ہفتے سے زیادہ کسی استاذ کے اسباق کا بند رہنا علاوہ نقصان تعلیم کے طلبہ کے حق میں گوناں گو مفاسد کا باعث ہے تجربہ اس کا شاہد ہے، اس لیے رخصت دینے سے پہلے اسباق کا انتظام ازبس ضروری ہے۔

قواعد وضوابط وفاق برائے مدارس ابتدائیہ

(1) اوقات تعلیم مدارس ابتدائیہ کے لیے تعلیم کا وقت 4 گھنٹے صبح اور 2 گھنٹے بعد نماز ظہر تا عصر کل 6 گھنٹے یومیہ ہوگا۔

توضیح: بچوں کو طہارت، وضو، اور نماز (اذان، اقامت اور جماعت وغیرہ) کے مسائل کو عموماً سکھانا ازبس ضروری ہے، اس لیے دوسرا وقت ضرور رکھا جائے تاکہ اساتذہ بچوں کو دو نمازیں اپنی نگرانی میں پڑھوا سکیں۔ اگر مخصوص حالات یا کسی مجبوری کی وجہ سے ایک ہی وقت رکھنا پڑے تو چھٹی نماز ظہر کے بعد کی جائے اور ظہر کی نماز اپنے سامنے ضرور پڑھوائی جائے۔

(2) تعطیل کلاں (سالانہ)۔ مدارس ابتدائیہ کی تعطیل کلاں (سالانہ) 21 رمضان المبارک سے 5 شوال تک ہوا کرے گی 6 شوال سے ہر مدرسہ کھل جائے گا۔

توضیح: کم سن اور ناسمجھ بچوں کے لیے سب سے زیادہ مضرت رساں تعطیل اور بے کاری ہوتی ہے، ان کو تعلیمی مشاغل میں مصروف رکھنا تعلیم اور درس گاہ سے مانوس رکھنے کے لیے بے حد ضروری ہے، اسی لیے مدارس ابتدائیہ اور مکاتب میں تعطیل کلاں (سالانہ) صرف دس یوم آخر عشرۂ رمضان اور پانچ یوم تعطیل عید الفطر کل پندرہ یوم رکھی گئی ہے۔ یہی تمام مدارس ابتدائیہ و مکاتب میں ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔

(3) تعطیلات۔ ہر جمعہ کے علاوہ 7 ذی الحجہ سے 13 ذی الحجہ تک (ایک ہفتہ) تعطیل عید الاضحیٰ ہوا کرے گی۔

توضیح: اسلامی تہوار در حقیقت صرف دو ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ، اسی لیے تمام مدارس عربیہ میں ہمیشہ سے جمعہ کے علاوہ صرف ان دو

تہواروں کی چھٹی ہوا کرتی ہے، اسی کو وفاق نے برقرار رکھا ہے۔

(4) رخصت۔ درجات ابتدائیہ کے مدرسین ایک ماہ تک کی رخصت بلا وضع تنخواہ لے سکتے ہیں۔ اس سے زائد کی رخصت میں تنخواہ وضع ہوگی۔

تنبیہ: (1) مدارس ابتدائیہ و مکاتب دینیہ کے اساتذہ و مدرسین کے لیے نہایت اہم اور ضروری ہدایات اور طریقۂ تعلیم نصاب پنجسالہ مدارس ابتدائیہ کے ساتھ طبع اور شائع ہو چکی ہیں، ان کی پابندی جملہ مدرسین مدارس ابتدائیہ کے لیے ضروری ہے۔

(2) مدرسین و طلبہ مدارس ابتدائیہ کے لیے حاضری و امتحانات وغیرہ کے قواعد و ضوابط وہی ہیں جو مدارس فوقانیہ و وسطانیہ کے لیے بیان کیے جا چکے ہیں، صرف داخلہ طلبہ کے لیے کوئی وقت اور زمانہ محدود و معین نہیں ہے۔

ضمیمہ نمبر 1 (2) فرائض

(1) صدر مدرس کے فرائض

الف: مدرسہ میں حتی الامکان اور حسب استطاعت ہر علم و فن کے ممتاز اور ماہر فن اساتذہ جمع کر کے مدرسہ کو ہر حیثیت سے کامل اور جامع بنانا، نیز مدرسین کی علمی اہلیت، فطری ذوق، خصوصی مناسبت اور تجربہ و مزاولت کو سامنے رکھ کر ان کے لیے اسباق تجویز کرنا اور ان کی رفتارِ درس کی کیفاً و کماً نگرانی کرنا۔

(ب) جملہ تعلیمی و انتظامی امور میں مشاورت کے لیے مجلس اساتذہ قائم کرنا اور باہمی مشورہ سے ان تمام امور کو طے کرنا۔ وفاق نے مدارس، مدرسین اور طلبہ کے جن تعلیمی نقائص و عیوب کی نشاندہی کی ہے، مختلف تدابیر کے ذریعہ ان کا ازالہ کرنا اور بے ضابطگیوں کا سدّباب کرنا، ناظم تعلیمات کی رپورٹ پر مناسب اور ضروری احکامات نافذ کرنا۔

(ج) طلبہ کی عملی اور اخلاقی اصلاح کا فرض بطریق احسن انجام دینا۔

(2) ناظم تعلیمات کے فرائض

(1) آغاز سال میں جدید طلبہ کے داخلے اور امتحان داخلہ وغیرہ کے تمام تر انتظامات اور ان کی نگرانی کرنا۔

(2) مجلس اساتذہ میں جدید و قدیم طلبہ کے نتائج امتحان پیش کر کے اسباق کی تجویز و تقسیم اور درجہ بندی کا انتظام کرنا۔

(3) اسباق صحیح وقت پر شروع کرا کے جملہ مدرسین اور طلبہ کی روزانہ حاضری اور نظم تعلیم کی نگرانی کرنا، کوتاہیوں کو نوٹ کر کے صدر مدرس یا مجلس اساتذہ کے سامنے بغرض تدارک پیش کرنا اور ان کی تجاویز و احکامات کو اہتمام کے ساتھ نافذ کرنا۔

(4) اساتذہ سے طلبہ کے اوقات تکرار و مطالعہ مقرر کرا کے ان کی نگرانی کا انتظام کرنا اور اس سلسلے میں طلبہ کی کوتاہیوں کے تدارک کی تدابیر کرنا۔

(5) ہر مہینہ کے ختم پر ہر استاذ سے مقدار خواندگی درج کرانا اور جس مدرس یا کتاب کی رفتار سست ہو ارباب اختیار کو اس سے آگاہ کر کے اس کا تدارک کرانا۔

(6) تمام طلبہ و مدرسین کے تحریری کام کی نگرانی کرنا، طلبہ کی تحریر و تقریر کی انجمنیں بنانا اور ان کے کام کی نگرانی کا انتظام کرنا، ضرورت کے مطابق طلبہ کے مطالعہ کے لیے معاون کتب و رسائل وغیرہ کا انتظام کر کے دار المطالعہ قائم کرنا۔ اوقات مطالعہ مقرر کرنا اور ان اوقات میں مطالعہ کی

نگرانی کرنا۔

(7) اگر کوئی مدرس بیمار ہو یا طویل رخصت پر جائے تو حسب تجویز صدر مدرس مجلس اساتذہ سے اس کے اسباق کا انتظام کرنا۔

(8) وفاق کے مقرر کردہ جملہ قواعد کی پابندی کا اہتمام و نگرانی کرنا اور مدرسین و طلبہ کی بے ضابطگیوں کے تدارک کے لیے ارباب اختیار کو متوجہ کرنا۔

(9) مجلس اساتذہ کی منظوری سے امتحانات سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ کے انعقاد کا انتظام کرنا اور وقت پر نتائج شائع کرنا۔

(3) ناظم دارالاقامہ کے فرائض

(1) دارالاقامہ کی گنجائش کے مطابق طلبہ کے لیے حجروں میں جگہ تجویز کرنا اور اس سلسلے میں ان کی معقول اور جائز شکایات و تکالیف کا بقدر امکان تدارک کرنا۔

(2) دارالاقامہ میں مقیم طلبہ کی صحیح تعداد کا باضابطہ اندراج کرنا اور روزانہ غیر معین وقت میں حاضری لینا۔

(3) طلبہ کے دارالاقامہ سے باہر آنے جانے اور ان سے ملنے کے لیے آنے والے دوست، احباب یا مہمانوں کی آمد و رفت اور پابندیٔ وقت کی نگرانی کرانا۔

(4) قواعد دارالاقامہ کی سختی سے پابندی کرانا اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی خود کرنا یا ارباب اختیار سے کرانا۔

(5) طلبہ کے اخلاق و اعمال، نشست و برخاست، وضع قطع، لباس و شکل و صورت غرض جملہ رفتار و گفتار کی سختی سے نگرانی کرانا، کسی بھی بیہودگی، بدتمیزی یا فحش حرکات کا ارتکاب کرنے والے طلبہ کو اول تذکیر و تنبیہ اور اس کے بعد زجر و عقوبت کرنا، شعائرِ دین اور صلاح و تقویٰ کے خلاف زندگی بسر کرنے والے طلبہ سے دارالاقامہ کو پاک رکھنا۔

(6) خصوصاً نماز باجماعت کی پابندی کی سختی کے ساتھ نگرانی کرنا اور بدون عذرِ شرعی ترک جماعت یا تساہل پر زجر و عقوبت کرنا اور سزا دینا۔

(7) طلبہ کو صفائی ستھرائی اور نظافت و طہارت کا پابند اور عادی بنانا، حجروں اور برآمدوں وغیرہ کو پاک و صاف اور حجروں میں سامان کو قرینہ سے رکھنے کی ترغیب دلانا، رہنے سہنے، اٹھنے بیٹھنے، بول چال وغیرہ میں اسلامی آداب اور تہذیب و شائستگی کا پابند بنانا۔

(ضمیمہ نمبر 2) ضروری ہدایات اور قواعد و ضوابط برائے طلبہ مدارس ملحقہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نمبر 1۔ اساتذہ اور مہتمم مدرسہ کو ہر طالب علم کی تعلیم و تربیت کی نگرانی اور ضروری احکام و ہدایات کی خلاف ورزی پر مواخذہ کا پورا حق حاصل ہوگا۔ اور ان کے ہر لائق اطاعت حکم کی تعمیل ہر طالب علم کا فرض ہوگا۔

نمبر 2۔ جن کم سن طلبہ کی سکونت مدرسہ کے دارالاقامہ میں نہ ہو ان کے سرپرست داخلہ کے وقت ان کے ہمراہ ضرور آئیں اور مدرسہ کے قواعد و ضوابط اور اساتذہ کی ہدایات کو سمجھیں اور بچوں سے ان پر عمل کرائیں۔ خلاف ورزی پر سخت بازپرس کریں اور وقتاً فوقتاً مدرسہ میں آکر اساتذہ سے ان کے تعلیمی حالات ضرور معلوم کرتے رہیں۔

نمبر 3۔ تعطیلات کے ایام میں خاص طور پر بچوں کے اعمال و اخلاق کی پوری نگرانی رکھیں اور بری صحبت سے بچائیں۔

نمبر 4۔ نماز باجماعت کی پابندی ہر طالب علم کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ ترک جماعت کے لیے کوئی غیر شرعی عذر مسموع نہ ہوگا۔

نمبر 5۔ ہر طالب علم کے لیے اخلاق و اعمال، صورت و سیرت، وضع قطع اور لباس میں صلحاء امت کا اتباع ضروری ہے، سگریٹ پینا، انگریزی

بال رکھنا، ڈاڑھی منڈانا، یا خلاف شرع کٹانا قطعاً ممنوع ہے۔اپنے ساتھیوں یا ملازمین مدرسہ سے لڑنا جھگڑنا، بد کلامی یا بد اخلاقی سے پیش آنا، ایک دوسرے کی چغلی، عیب جوئی، غیبت کرنا، مذاق اڑانا، بیہودہ مذاق کرنا بد ترین عیوب ہیں ان سے اجتناب کرنا ہر طالب علم کا فرض ہے۔

نمبر6۔اساتذہ مدرسہ سے عقیدت و محبت، ان کی دل سے عزت واحترام تحصیل علم اور استفادہ کی اولین شرط ہے، لہٰذا ہر طالب علم کا فرض ہے کہ وہ اساتذہ کا انتہائی احترام اور ان سے قلبی وابستگی پیدا کرے۔اگر چہ وہ براہ راست اس کے استاذ نہ ہوں۔

نمبر7۔ہر طالب علم کو اپنی شکایات اور ضروریات اساتذہ کے سامنے پیش کرنے چاہئیں، اگر کوئی ساتھی زیادتی کرے تو خود جواب نہ دے اور بدلہ نہ لے بلکہ اساتذہ کے سامنے پیش کر کے چارہ جوئی کرے۔

نمبر8۔سبق سے غیر حاضری ناقابل معافی جرم ہے۔ایسی شدید ضرورت میں جو سبق قضا کیے بغیر نہ پوری کی جاسکے خود چھٹی کی درخواست مدرس اور دفتر کو دینا ضروری ہے۔کسی کے ہاتھ درخواست بھیجنا ہرگز کافی نہ ہوگا۔اسی طرح بیماری کی درخواست اس وقت منظور ہوگی جب سبق میں شرکت ناممکن یا زیادتی مرض کا موجب ہو۔

نمبر9۔دارالاقامہ میں مقیم طلبہ کے لیے مابین عصر و مغرب کے علاوہ کسی بھی وقت دارالاقامہ سے باہر جانے کے لیے ناظم دارالاقامہ سے اجازت لینا ضروری ہے۔

نمبر10۔جو طلبہ سیر و تفریح میں، احباب کی ملاقاتوں میں، غیر ضروری مہمان نوازی میں اپنا وقت ضائع کریں گے تنبیہ کے بعد بھی اگر باز نہ آئے تو خارج کر دیے جائیں گے۔

نمبر11۔جس طالب علم کا کوئی مہمان آئے اسے فوراً ناظم دارالاقامہ کو اطلاع دینی چاہیے۔نیز اپنے احباب اور ملنے والوں کو بتا دینا چاہیے کہ وہ صرف عصر و مغرب کے مابین یا جمعہ کے دن ملاقات کے لیے آیا کریں۔

نمبر12۔جو طالب علم مطالعہ و تکرار اور مشق تحریر و تقریر میں کوتاہی کرے گا تنبیہ کے بعد بھی اگر باز نہ آسکے تو اس کو سزا دی جائے گی۔

نمبر13۔جو طالب علم تعلیم کے ساتھ ساتھ کوئی دوسرا مشغلہ مثلاً امامت، مؤذنی وغیرہ کوئی بھی آمدنی کا ذریعہ اختیار کریں گے، وہ مدرسہ کی امداد اور دارالاقامہ کی سکونت کے مستحق نہ ہوں گے، اسباق میں شرکت کی اجازت دی جائے گی، لیکن اگر وہ اسباق میں غیر حاضری کریں گے یا امتحانات میں شرکت نہ کریں گے تو وہ مدرسہ کے طالب علم شمار نہ ہوں گے۔

نمبر14۔ہر طالب علم کو چاہیے کہ جمعہ کے دن غسل کرنے اور کپڑے بدلنے سے پہلے اپنے حجرہ اور برآمدہ کو صاف کرے۔کوڑا یا بچا ہوا کھانا مقررہ جگہ کے علاوہ اور کہیں نہ پھینکے درس گاہ، حجرہ اور برآمدہ کو خراب اور گندہ نہ کرے۔ان کی دیواروں پر کچھ نہ لکھے۔برتن یا کپڑے دھو کر جگہ کو صاف کر دے۔اپنے حجرہ کی تمام چیزوں کو سلیقہ اور قرینہ کے ساتھ رکھے۔غرض صفائی، شائستگی، تہذیب واخلاق اور دین داری کا مثالی نمونہ پیش کرے۔

نمبر15۔چونکہ مدرسہ طلبہ کی تمام تر ضروریات کی کفالت کرتا ہے اس لیے طلبہ کا فرض ہے کہ وہ اپنا تمام تر وقت یکسوئی کے ساتھ تحصیل علم میں صرف کریں اور اپنی حوائج و ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اور ذرائع کی جستجو نہ کریں، نہ مدرسہ کی اجازت کے بغیر کسی بھی دعوت میں جائیں۔

نمبر16۔مابین عصر و مغرب کے علاوہ بقیہ تمام اوقات میں خصوصاً رات میں دارالاقامہ یا درس گاہوں میں موجود ہونا ضروری ہے۔اگر کسی وقت بھی دارالاقامہ کی حاضری لی گئی اور کوئی طالب علم موجود نہ ہوا تو وہ سخت سزا کا مستحق ہوگا۔